Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۲ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۲ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ - یکم ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات ایبٹ آباد سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے آمین

پشاور (بذریعہ ڈاک) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق پشاور سے آمدہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ ۲۸ ماہ وفا (جولائی) کو ایبٹ آباد تشریف لے گئی ہیں جہاں آپ قریباً دس روز قیام فرمائیں گی اور پھر پشاور واپس تشریف لے آئیں گی۔ آجکل آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے کمزوری بہت محسوس فرماتی ہیں۔ احباب جماعت کے خطوط بغرض دعا آپ کی خدمت میں بکثرت موصول ہوتے رہتے ہیں اور آپ سب احمدی بھائی بہنوں کے لئے التزام سے دعائیں کرتی ہیں۔ تاہم طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آپ کے لئے خطوط کے جواب لکھوانا بسا اوقات ممکن نہیں ہوتا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ نیز اللہ تعالےٰ آپ کے جملہ صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور ان کی اولادوں کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔

آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وُہ آسمان پر عزّت پائیں گے

کوشش کرو کہ سچّی محبّت اُس جاہ و جلال نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اُسکے غیر کو اُسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچّی محبّت اُس جاہ و جلال نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اُسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وُہ ہے کہ اِسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وُہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خُدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۱۳)

نتیجہ امتحان میٹرک سنہ ۱۹۷۲ء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

احباب کرام یہ پڑھ کر خوش ہونگے کہ امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی جماعت دہم کا نتیجہ مجموعی طور پر $\frac{۱۵۲}{۱۶۱}$ یا ۵ء۹۴٪ رہا۔ سائنس گروپ کا نتیجہ $\frac{۱۰۹}{۱۱۴}$ یا ۹۶٪ اور آرٹس کا $\frac{۴۳}{۴۷}$ یا ۹۲٪ نکلا۔ مضامین کے لحاظ سے انگریزی اور عربی کا نتیجہ سو فیصدی اور ریاضی و اردو کا ۱ء۹۹٪ ہوا۔ عزیز مبشر احمد زاہد ۶۳۰ نمبر حاصل کر کے سکول میں اوّل آئے۔ امید ہے کہ آٹھ اُمیدوار وظائف حاصل کریں گے۔

یہ امر مزید خوشی اور تسلی کا باعث ہے کہ بورڈنگ ہاؤس میں رہائش رکھنے والے طلباء جو دُور دراز کے علاقوں سے کئی ایک توقعات لیکر یہاں داخل ہوتے ہیں، میں سے $\frac{۱۴}{۱۵}$ کامیاب ہوئے اور دار الاقامہ نصرت کے $\frac{۹}{۹}$ پاس ہوئے۔ الحمد للہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور انہیں پیش از بیش خدمت انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (تفصیلی نتیجہ صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

ہیڈ ماسٹر

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبد الحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کا طریق

ہم قبل ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں حقیقی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت قائم ہو جائے نیز یہ کہ جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے کندھوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ہم اپنی طاقت اور بساط کے مطابق اس مقصد کو پُورا کرنے کی انتہائی کوشش کریں اور اس میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا طریق کیا ہے۔

سو اس کا طریق وُہی ہے جو اپنی بعثت کے مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کر کے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دکھایا اور اس طرح دنیا میں توحید حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و عزت کے قیام کی ایک نہایت مضبوط و مستحکم بنیاد قائم کر دکھائی۔ آپ نے ایک طرف تو حقانیتِ اسلام کے دلائل و براہین کے انبار لگا کر اس کے بالمقابل تمام دیگر ادیان کا باطل ہونا روز روشن کی طرح عیاں کیا اور اس طرح علمی سطح پر توحیدِ حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم کرنے کی راہ ہموار کر دکھائی اور دوسری طرف آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں صداقتِ اسلام کے درخشندہ و تابندہ نشانات دکھا کر جملہ مخالفین اسلام کو عملاً عاجز و مغلوب کر دکھایا۔ اتنی عظیم جد و جہد کے باوجود جس میں آپ نے اپنی تمام استعدادیں، قوتیں اور پوری زندگی لگا رکھی تھی ساتھ کے ساتھ آپ نے دنیا میں توحید حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و عزت کے قیام کیلئے ایسے درد و سوز کیساتھ دعائیں کیں کہ اپنی اُن پُرسوز دعاؤں سے عرشِ الٰہی کو ہلا ڈالا۔ آپ نے غلبۂ اسلام کی کوشش اور جد و جہد کو بھی کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور دعا کو بھی کمال تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ کوشش اور دعاؤں کو کمال تک پہنچانے ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ دنیا میں ایک ایسا انقلاب رُونما ہوا کہ باطل مذاہب کے دنیا سے نابود ہونے اور ان کی بجائے اسلام کے دُنیا میں غالب آنے یعنی توحیدِ حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزّت کے قیام کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے حتیّٰ کہ خود مخالفینِ اسلام جو اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے درپے تھے ان آثار کو محسوس کئے اور ان پر گھبراہٹ کا اظہار کئے بغیر نہ رہے۔

دنیا میں توحیدِ حقیقی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزّت کے قیام کی عظیم جد و جہد کے ساتھ ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقصد میں کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جو پُر درد و پُرسوز دُعائیں کیں ان کا اندازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درج ذیل دُعا سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کس درد، کس سوز اور کس عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں:-

"اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور تیرے موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسولِ کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دُعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا! ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم جد و جہد اور پُر درد و پُرسوز دعاؤں سے ظاہر ہے کہ دُنیا میں توحیدِ حقیقی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے قیام کے لئے کوشش اور دُعا دونوں کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے۔ بالخصوص ہمارے ایسے کمزور اور ناتواں انسانوں کے لئے جن کے کندھوں پر اس مقصد کو پورا کرنے اور کرتے چلے جانے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم اپنی بساط بھر کوشش کے ساتھ ساتھ دعا کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اپنی کمزوری اور ناتوانی اور بے بضاعتی کے پیشِ نظر ہمارا دُعاؤں پر زور دینا جتنا ضروری ہے وہ اظہر من الشمس ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"دنیا کی سب طاقتیں ہمارے خلاف مجتمع ہو گئی ہیں اور اکٹھی ہو گئی ہیں، وہ چاہتی ہیں کہ اسلام غالب نہ ہو۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ اسلام غالب ہو۔ یہ عیسائی اور یہ مشرک اور یہ دہریہ اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کہ اسلام کو مغلوب کر دیں اور مغلوب رکھیں۔ اسلام ان پر ضرور غالب آئیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے۔ لیکن زمین پر اُس نے ہم پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم دعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا کر خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگی میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہم تدبیر تو صرف اس حد تک کر سکتے ہیں جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذرائع اور اسباب عطا کئے ہیں، ہم اس سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ لیکن دُعا بھی ایک تدبیر ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُعا کو اسکے کمال تک پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ہر شخص کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ اسکے حضور جب عاجزانہ جُھکے تو گریہ و زاری اور سوز و گداز کو انتہاء تک پہنچا کر ایک ایسی آگ اپنے گرد جلا دے اور اس آگ کو اتنا تیز کر دے کہ اس کا نفس باقی نہ رہے اور اپنے اوپر ایک موت وارد کر دے تا کہ اللہ تعالیٰ سے ایک نئی زندگی حاصل کرنے والا ہو اور اس نئی زندگی کے پانے کے بعد اسے اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ملے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء بحوالہ الفضل ۱۱ر نومبر ۱۹۷۰ء)

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا ہے ہماری حقیقی دعا یہی ہے اور ہونی چاہیئے کہ اے خدا! جیسا کہ تو نے چاہا ہے ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مدد اور نصرت کے ساتھ حجتِ اسلام ساری دنیا پر پوری کرنے والے ہوں اور اسلام کا حسین چہرہ ہمارے وجودوں، ہمارے افعال و اقوال سے دُنیا کو نظر آ جائے، دوسری اقوام کے لوگ بھی حقیقی توحید کی معرفت حاصل کریں اور سچا عشق اور محبت انہیں تیرے ساتھ پیدا ہو جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو، آپ کے جلال کو اور آپ کی صداقت کو آپ کے حسن و احسان کو وہ پہچاننے لگیں اور اس پہچان اور معرفت کے نتیجہ میں اُن کے دل محمد رسول اللہؐ کی محبت سے معمور ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تدبیر اور دعا دونوں کو کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اپنی انتہائی قربانیاں انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کریم کے حضور پیش کرنے اور بکمال تضرع اور عاجزی کے ساتھ اُس کے حضور دُعائیں کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوں تا وہ محض اپنے فضل سے ہماری قربانیوں اور دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں اپنی مدد و نصرت کا وارث بنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو کر اس دنیا کو توحید کے متوالوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائیوں سے اسی طرح معمور کر دے جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید ثاقب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

بدظنی ایک ایسی خطرناک بیماری ہے۔ ایک ایسی بری بلا ہے جس سے انسان بہت جلد اپنا ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ بدظنی ہی ہے جس کے طفیل انسان ہلاکت کے تاریک گڑھوں میں گر جاتا ہے۔ جہاں سے اس کا بچ نکلنا محال ہے اور بالآخر جہنم میں گر جاتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ بدظنی سے بچنے کے بارے میں فرماتے ہیں۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم گمان سے بچتے رہا کرو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مومنوں کو نیک ظنی کا حکم دیا کرتے تھے اور تجسس سے منع فرماتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آپ فرمایا کرتے تھے۔

"اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا ...... وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا کَمَا اَمَرَکُمْ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ۔ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا۔ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا۔ وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَعِرْضُہٗ وَمَالُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ"

(مسلم)

بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو اور تجسس نہ کرو اور اچھی چیز ہتھیانے کی کوشش نہ کرو اور حسد نہ کرو اور آپس میں بغض نہ رکھا کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ پھر فرماتے یاد رکھو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ مصیبت کے وقت اس کا ساتھ چھوڑتا ہے۔ نہ مال یا علم یا کسی اور چیز کی کمی کی وجہ سے اس کو حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ انسان کے دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان کو گندہ کر دینے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے اور ہر مسلمان پر اس کے دوسرے مسلمان بھائی کا خون اور اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسموں کو نہیں دیکھا کرتا۔ نہ صورتوں کو دیکھتا ہے۔ نہ تمہارے اعمال کی ظاہری حالت کو دیکھتا ہے۔ بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدظنی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق رحم۔ رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شے بیکار بنا دیتی ہے العرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص)

پھر فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے۔ جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے۔ خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی۔"

(الوصیت ص۲۶ حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے۔ تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

(ملفوظات جلد اول ص۳۷۲)

بدظنی ایک ایسا مرض ہے جس سے لوگوں کے ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اب ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جس سے واضح ہو جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ایمان کی حفاظت کا کس قدر خیال رکھتے تھے کہ کہیں کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگ جائے۔

ایک دفعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں تھے کہ حضرت ام المومنین صفیہؓ بنت حیی آپ سے ملنے آئیں۔ باتیں کرتے کرتے دیر ہو گئی تو آپ نے مناسب سمجھا کہ آپ کو گھر تک پہنچا آئیں جب آپ ان کو گھر چھوڑنے کے لئے جا رہے تھے تو راستہ میں دو شخص ملے۔ جن کے متعلق آپ کو شبہ تھا کہ شاید ان کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو کہ رسول اکرم صلعم کسی عورت کے ساتھ رات کے وقت کہاں جا رہے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ٹھہرا لیا۔ اور فرمایا

اِنَّھَا صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ۔

دیکھو یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہمیں آپ پر بدظنی کا خیال پیدا ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَرًّا۔ (بخاری)

شیطان انسان میں اسی طرح سرایت کر جاتا ہے۔ جیسے خون رگوں میں چلتا ہے۔ مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ فسادات بدظنی سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۱۰)

غرض بدظنی بہت بری بلا ہے اور تمام فسادات کی جڑھ ہے اس کی وجہ سے انسان تمام نیکیوں اور اعمال سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر کیوں نہ انسان اس بری عادت کو ترک کر دے اور نیک ظنی اور حسن ظنی سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو ہمیشہ مدنظر رکھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی کامل پیروی کرے اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ اس فعل سے بچنے کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔ تا اس بدفعل کے مرتکب نہ ہوں۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔

یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتا ہے یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے وہ پانی بھی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شے ہو پھر کس طرح وہ رہ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ مرحومہ کی یادیں

مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود بو۔ سیرالیون

"ماں" کے لفظ کے ساتھ ہی ایثار قربانی۔ محبت۔ شفقت اور رحمت کا خنک تصور روح کی گہرائیوں میں موجزن ہو جاتا ہے۔ ماں تاریخ کے ہر دور اور کرۂ ارض کے ہر خطے میں ان عناصر کی علامت سمجھی جاتی رہی ہے خاص طور پر ہمارے خطے کی ماں حساس اور درد مند دل کی بدولت شفقت اور پیار کا ایسا دل آویز مرقع ہوتی ہے جس کی پوری عکاسی موزوں الفاظ میں ناممکن ہے۔ ہماری امی ہمارے لئے شفقت اور محبت کا ایک ایسا ہی پیکر تھیں۔

امی چند سال سے بلڈ پریشر اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار تھیں چند ماہ قبل فرش سے پھسل کر گرنے سے چوٹ آئی اور چلنے پھرنے سے معذور سی ہو گئیں اعصابی نظام کمزور ہو گیا۔ ڈاکٹروں کے خدشے کے مطابق سیریبرل تھرمباسس کا حملہ ہوا۔ ۱۳ر صبح چار بجے بعد دوپہر بے ہوش ہو گئیں۔ علاج معالجے کی تمام تدابیر تقدیر کے سامنے سپر ڈال دی۔ رات ساڑھے دس بجے ہماری شفیق ماں نے اس زندگی کا آخری سانس لیا اور جان جان آفرین کے سپرد کی اس آخری بیماری میں نہ کوئی بات کی۔ نہ کسی تکلیف کی شکایت کی۔ نہ ہی غریب الوطن بچوں کے لئے کوئی پیغام چھوڑا ـــــ اپنی زندگی کے ستاون سال پورے کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

اگرچہ روح فرسا صدمے سے قویٰ مضمحل ہیں اور منتشر خیالات کو مجتمع کرنا مشکل ہے۔ پھر بھی والدہ مرحومہ کی بعض خوبیوں کا مختصر تذکرہ "اذکروا موتٰکم بالخیر" کے حکم کے تحت تحریک دعا کی نیت سے لکھ رہا ہوں۔ امی کی ساری زندگی ایثار اور قربانی کا نمونہ تھی۔ زندگی کے ہر موڑ پر اور ہر حالت اور کیفیت میں مالک ارض و سما کی تقدیروں کے سامنے سر تسلیم خم رہا۔ صبر و شکر ان کے صبح و مسا اور شام و سحر میں کار فرما تھا۔

مرحومہ کی طبیعت نماز۔ عبادت اور ذکر الٰہی سے تسکین پاتی۔ دعاؤں کا خاص شغف تھا خدا تعالیٰ کی محبت تھا اور تسبیح و تحمید سے اپنی زبان تر رکھتیں۔ حضرت مسیح پاک کے دعائیہ اشعار بھی لب پر رہتے۔ حلیم الطبع۔ ملنسار۔ اور غمگسار وجود تھیں عاجزی سادگی۔ انکسار فروتنی اور دل کی غریبی ـــ غرض مومنات طیبات کے مزاج کے جملہ خوشگوار عناصر سے انہیں وافر حصہ ملا تھا۔ غم مدرکِ حقائق ہے ان کا حلیم دل بڑا ہی حساس اور دردمند تھا۔ کسی کی تکلیف پریشانی یا غم کو تقریباً اُسی درد اور دکھ سے محسوس کرتی تھیں۔ اور مداوائے غم کی ہر ممکن کوشش فرماتیں۔ محتاجوں اور ضرورت مندوں کی امداد فراخدلی سے کرتیں غریب خانے پر آنے والے فرد کو کچھ نہ کچھ دیکر لوٹاتیں

غیبت اور بدگمانی خوفناک زہر ہیں ان بد عادات سے سخت نفرت تھی نہ صرف یہ کہ خود پرہیز کرتیں بلکہ دوسروں کو بھی حکمت اور احسن طریق سے سمجھاتیں۔ کبھی کبھار اگر ایسا ہوتا کہ باتوں باتوں میں کسی نے غیبت کا سلسلہ شروع کر دیا تو بڑی عاجزی سے کہہ دیتیں کہ بہن میرے غریب خانے پر کسی کی غیبت نہ کریں اس سے گھروں میں ویرانی اور بے برکتی آجاتی ہے!!

ساس اور بہو کا اختلاف، وائے تکدر رنجش، ناراضی یا لڑائی جھگڑا معاشرے کی ایک ناخوشگوار روایت بن چکا ہے لیکن امی جان کا سلوک بہو سے حقیقی ماں کا سا تھا یہی نہیں کہ بہو کی موجودگی میں اولاد کو حسن سلوک اور رواداری کی تلقین فرماتیں بلکہ مجھے اکثر اپنے خطوط میں ایسی نصائح فرماتی رہیں کہ بہو میں مجھے بیٹیوں سے بڑھ کر عزیز ہیں اور ان سے وہ قلبی ایسا پیار رکھتیں کہ ان کی اس محبت اور خلوص نے گھر کے ماحول میں اتنی شیرینی اور مٹھاس گھول دی تھی کہ ساس بہو کے روائتی جھگڑے کی بجائے ماں بیٹی کے پیار کا جلوہ نظر آتا تھا۔

تقریباً ہر خط میں نصیحت فرماتیں کہ خدمت دین کے مواقع کی قدر دانی کا اصول ہمیشہ پیش نظر رہے نیکی کے ہر دروازے کی طرف بڑھو نہ معلوم کس راہ سے قبولیت ملے اور کبھی انہیں یہ خبر ملتی کہ ان کے بچے نے وقف عارضی میں حصہ لیا یا کسی جماعتی جلسے پر تقریر کی یا جماعت کے کسی اخبار یا رسالے میں مضمون لکھا تو اس نوید پر بیحد خوشی کا اظہار فرماتیں تعریف اور دعاؤں سے حوصلہ افزائی فرماتیں۔ اُن کی دلی آرزو تھی کہ ان کے بچے دینی اور جماعتی کاموں میں شغف رکھیں اور دین متین کے خادم اور حامی بنیں۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت اپنی جسمانی طاقت سے بہت بڑھ کر کرتیں عمر کے آخری حصے میں تو اکثر جلسہ سالانہ کے ایام گزرتے ہی بیمار پڑ جاتیں لیکن جلسہ سالانہ آتے ہی مسیح پاک کے مہمان کرام آرام۔ سہولت اور راحت کے لئے اپنی پوری مشقت وار دیتیں مولیٰ کریم اکرام ضیف کے خلق سے متصف اس روح کی خلد بریں میں رحمت قرب کے اثمار شیریں سے مہمانی فرمائے۔ آمین

آپ کی طبیعت میں شگفتگی اور پاکیزہ مزاح کا عنصر موجود تھا۔ بیماری بھی آپ کی طبیعت کے اس پہلو کو ماند نہ کر سکی۔ اس حالت میں بھی محفل کو زعفران زار بنا دیتیں۔ لیکن بارگاہِ ایزدی میں سر بسجود ہوتے وقت رقت اور سوز سے دل گداز ہو جاتا۔ غالباً یہی منشا اور مدعا ہے جس کا مومن کی علامات کے طور پر قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ اُن کے دم سے گھر میں رونق اور چہل پہل تھی اُن کا وجود سادگی اور عاجزی کے باوجود کوہ وقار تھا۔ ان کے سایۂ شفقت کی موجودگی اطمینان کا باعث تھی ان کی دعاؤں کی باد نسیم احساس غریب الوطنی کی تپش کو معدوم کرتی رہتی۔ افسوس ہم اس نعمتِ عظمیٰ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے

ع کبھول نہ رہا گھر وہ نقشہ کوئی ملا آو

والدین سے بچوں کو وہ انس ہوتا ہے کہ کل من علیہا فان کی اٹل حقیقت کے باوجود ان کی مفارقت کا خیال بھی ذہن میں نہیں گزرتا۔ یہی حال میرا تھا۔ وہم و گمان میں نہ تھا کہ امی اتنی جلدی رخصت ہو جائیں گی۔ پیار کا سورج ہمیشہ کے لئے غروب ہو جائے گا شفقت کا بحرِ ناپیدا کنار موت کے صحرا میں جذب ہو جائے گا۔ ان کی خدمت کے بہت سے ارمان دل میں ہی رہ گئے۔ صبح و مسا اب ہونٹوں پہ رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا کی دعا ہے! اللہ تعالیٰ اس عاجزانہ التجا کو قبول فرمائے۔

مرحومہ نے چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے تین بچے شادی شدہ ہیں۔ جن میں سے دو صاحب اولاد ہیں خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی و ایثار کو برکت بخشی اور ان کی اولاد کو محبت دین کے ساتھ اعلیٰ تعلیم سے نوازا۔ ان کے تمام بالغ بچے بفضلہ تعالیٰ نظام وصیت میں شامل ہیں۔ جو ان کی تربیت اولاد کا نتیجہ ہے۔ مرحومہ خود بھی موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین پر بہشتی مقبرہ میں آرامگاہ عطا فرمائی۔ خدا تعالیٰ اسے نیک فال بنائے اور آسمان پر ان کی روح کا نشیمن جنت کے مقام فردوس میں ہو۔ آمین ثم آمین

والد بزرگوار پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب امی کی وفات کے وقت شدید بیمار اور کمزور تھے دس دن بعد اس قابل ہوئے کہ وفا شعار۔ مخلص۔ غمگسار اور خیر اندیش ساتھی کی آخری آرامگاہ پر بغرض دعا جا سکیں کارخانہ عالم میں انسان کی مجبوری اور بے کسی کی عجیب کیفیات نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مالک اور بادشاہ ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ از راہ کرم والدہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کہ عند اللہ ماجور ہوں۔ والد بزرگوار کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پدرانہ شفقت کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھے۔ کیونکہ مادرِ مہربان کی مفارقت کے بعد اس کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا زاد بھائی عزیزم اختر زمان خان مکینک انجن اور ہال روم پی۔ آئی۔ اے کراچی بہت زیادہ بیمار ہے۔ نقاہت اور کمزوری بڑھ گئی ہے اور بیماری تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

احباب کرام عزیزم موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد ملک ہیلتھ انسپکٹر قاضی نور ضلع ہزارہ

۲۔ خاکسار کی بھانجی بہو چوہدری بشیر احمد ڈینس مالک سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن مردان کی بیٹی ہیں بیمار ہیں۔ سینیٹوریم ایبٹ آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

(ریاض احمد چوہدری راولپنڈی)

6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان میٹرک ۱۹۷۲ء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

سائنس گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	
۲۷۸۹۳	جاوید احمد ملغیز	۶۹۰/۹۰۰	
۲۷۸۹۴	مبشر احمد ذاہد	۷۳۶	اوّل
۲۷۸۹۶	عبدالباسط شاد	۵۶۹	
۲۷۸۹۷	محمد ذکاء اللہ	۵۴۰	
۲۷۸۹۸	بلال احمد شطاہ	۷۰۶	سوم
۲۷۸۹۹	مسعود احمد	۵۸۶	
۲۷۹۰۰	نعیم احمد	۵۲۷	
۲۷۹۰۱	منیر احمد کوکب	۵۹۴	
۲۷۹۰۲	ہارون شریف	۶۸۴	
۲۷۹۰۳	مبشر احمد نجم	۶۲۵	
۲۷۹۰۴	محمد مبشر احمد	۴۲۰	
۲۷۹۰۵	رشید احمد عارف	۶۱۷	
۲۷۹۰۶	عبدالخالق خالد	۶۸۱	
۲۷۹۰۷	فہیم احمد رشید	۷۱۲	دوم
۲۷۹۰۸	ملک مشرف احمد	۵۱۷	
۲۷۹۰۹	مبشر احمد شہاب	۴۷۲	
۲۷۹۱۰	محمد آصف سیٹھی	۵۱۴	
۲۷۹۱۱	سعید احمد ظفر	۶۲۲	
۲۷۹۱۲	ضیاء الحق انور	۵۸۰	
۲۷۹۱۳	نصیر احمد	۶۴۲	
۲۷۹۱۴	نصیر الدین	۵۵۷	
۲۷۹۱۵	طاہر مہدی امتیاز	۴۹۶	
۲۷۹۱۶	طارق حسن	۶۳۶	
۲۷۹۱۷	سید ارشد علی	۵۴۲	
۲۷۹۱۸	ملک محمد حمید افضل	۴۹۱	
۲۷۹۱۹	طارق مسعود رضا	۳۳۸	
۲۷۹۲۰	عبدالوحید	۳۵۶	
۲۷۹۲۱	اعجاز احمد	۴۴۷	
۲۷۹۲۲	رضا احمد	۵۳۳	
۲۷۹۲۳	محمد یاسین اظہر	۵۲۶	
۲۷۹۲۴	ناصر احمد	۵۴۱	
۲۷۹۲۵	عبدالسلام منیر	۴۵۲	
۲۷۹۲۷	محمد یاد	۴۴۷	
۲۷۹۲۸	نسیم الرحمن	۳۴۶	
۲۷۹۲۹	محمد اسحاق ورک	۵۸۷	
۲۷۹۳۰	مبارک احمد	۵۱۷	
۲۷۹۳۱	منور احمد ملک	۴۳۶	
۲۷۹۳۲	محمد یعقوب	۵۱۹	
۲۷۹۳۳	زاہد محمود بھٹی	۳۵۰	
۲۷۹۳۴	مسعود احمد	۲۹۵	
۲۷۹۳۵	شکیل احمد سعید	۴۴۲	
۲۷۹۳۶	محمد ادریس کھوکھر	۳۲۶	
۲۷۹۳۷	منظور احمد عابد	۵۷۹	
۲۷۹۳۸	نعیم اللہ	۳۹۹	
۲۷۹۳۹	اظہر حسن	۴۶۵	

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۷۹۴۰	عبدالسمیع	۵۳۰
۲۷۹۴۱	محمد اصغر پرویز	۴۵۳
۲۷۹۴۲	بشارت احمد ظفر	۶۳۸
۲۷۹۴۳	تنویر احمد	۶۲۶
۲۷۹۴۴	ریاض کریم	۵۱۹
۲۷۹۴۵	محمد شفیع	۶۰۱
۲۷۹۴۶	مبشر احمد خان	۵۲۴
۲۷۹۴۷	محمود نعیم	۵۰۱
۲۷۹۴۸	محمد اسلم	۴۳۱
۲۷۹۴۹	انعام احمد خان سوری	۶۳۴
۲۷۹۵۰	بشیر احمد	۵۷۷
۲۷۹۵۱	شفقت حسین	۶۵۴
۲۷۹۵۲	طاہر احمد مبارک	۵۳۳
۲۷۹۵۳	عبدالحی	۵۸۲
۲۷۹۵۴	آفتاب احمد	۶۰۲
۲۷۹۵۵	سید ظہیر احمد	۴۶۲
۲۷۹۵۷	محمد سلیم جاوید	۴۸۹
۲۷۹۵۸	مسعود اکرم	۳۱۰
۲۷۹۵۹	شاہد کلیم	۵۱۵
۲۷۹۶۰	خالد رفیق احمد	۴۲۰
۲۷۹۶۱	محمد حنیف صابر	۵۶۷
۲۷۹۶۲	عبدالسلام اظہر	۵۶۳
۲۷۹۶۳	ناصر احمد پرواذی	۶۳۹
۲۷۹۶۴	سردار فضل عمر ڈوگر	۴۰۴
۲۷۹۶۵	محمد لئیق احمد	۵۶۵
۲۷۹۶۶	منیر احمد	۴۲۱
۲۷۹۶۷	محمد سرور	۳۷۸
۲۷۹۶۸	سجاد حسین شاہ	۵۷۴
۲۷۹۶۹	ریاض الدین شمس	۴۹۶
۲۷۹۷۰	منظور احمد	۴۵۹
۲۷۹۷۱	محمد اشفاق مجید	۴۶۱
۲۷۹۷۲	محمد نصیر صدیق	۵۷۱
۲۷۹۷۳	عبدالکریم	۵۷۴
۲۷۹۷۵	مبارک احمد جاوید	۵۲۵
۲۷۹۷۶	خالد مسعود	۵۳۰
۲۷۹۷۷	خالد سلیم	۵۰۵
۲۷۹۷۸	وحید احمد	۴۳۶
۲۷۹۷۹	فرہاد احمد	۵۳۰
۲۷۹۸۰	مقصود احمد انور	۳۵۲
۲۷۹۸۱	نصیر احمد	۳۳۸
۲۷۹۸۲	مظفر احمد باجوہ	۳۶۷
۲۷۹۸۳	محمد ذکریا	۵۱۳
۲۷۹۸۴	مبشر احمد ساہی	۴۲۰
۲۷۹۸۵	[illegible]	۵۱۲
۲۷۹۸۶	[illegible]	۴۴۲

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۷۹۸۸	داؤد احمد	۶۷۰
۲۷۹۹۰	عمر احمد منیر	۳۷۷
۲۷۹۹۱	بشارت احمد ماجد	۲۹۹
۲۷۹۹۲	محمد اکرم	۳۹۷
۲۷۹۹۳	بشارت الرحمن	۴۲۰
۲۷۹۹۴	محمد اکمل خان	۴۶۳
۲۷۹۹۵	جلال محمد سلیم	۵۲۳
۲۷۹۹۷	عزیز الرحمان	۵۰۶
۲۷۹۹۸	محمد اشفاق	۵۴۰
۲۷۹۹۹	فیاض رسول	۴۱۹
۲۸۰۰۰	فرید احمد	۴۲۱
۲۸۰۰۱	عبدالرؤف ناصر	۴۰۸
۲۸۰۰۲	سید ناصر احمد	۴۴۲
۲۸۰۰۳	نصیب احمد	۳۶۷
۲۸۰۰۴	امتیاز الحق	۴۶۶
۲۸۰۰۷	وسیم احمد	۳۶۷
۲۸۰۰۸	سمیع اللہ	۳۹۱
۲۸۰۰۹	مظفر احمد	۳۸۹
۲۸۰۱۰	ملک طارق علی	۴۸۵

آرٹس گروپ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۲۰۴۷	حبیب احمد	۵۵۳
۳۲۰۴۸	سیف الرحمن	۳۸۰
۳۲۰۴۹	غلام شبیر	۴۱۹
۳۲۰۵۰	سید اعجاز احمد	۴۲۱
۳۲۰۵۱	محمد اعجاز	۴۷۰
۳۲۰۵۲	مبشر احمد	۴۵۰
۳۲۰۵۳	سفیر احمد	۳۴۵
۳۲۰۵۵	منیر احمد منور	۴۱۶
۳۲۰۵۶	ناصر احمد	۵۰۶
۳۲۰۵۷	محمد اشرف طاہر	۴۸۴
۳۲۰۵۸	نعمت اللہ	۵۸۱
۳۲۰۵۹	منظور احمد	۶۱۸
۳۲۰۶۰	محمد عبداللہ	۳۸۷
۳۲۰۶۱	عبدالرحمان	۶۴۷
۳۲۰۶۲	اللہ یار	۴۰۶
۳۲۰۶۳	مبارک احمد	۴۵۹
۳۲۰۶۴	حفیظ الرحمن	۴۸۵
۳۲۰۶۵	نسیم احمد	۴۲۵
۳۲۰۶۶	عبدالرحمن	۶۲۰
۳۲۰۶۷	مسعود عزیز	۴۱۴
۳۲۰۶۸	منظور احمد	۳۸۱
۳۲۰۶۹	بشیر احمد	۴۵۸
۳۲۰۷۰	طاہر احمد	۵۴۹
۳۲۰۷۱	نصیر احمد ظفر	۴۴۸
۳۲۰۷۲	عبدالمجیب	۴۹۱
۳۲۰۷۳	سارنگ علی	۴۸۸
۳۲۰۷۴	عبدالحق	۴۱۷
۳۲۰۷۵	محمد شفیق	۴۵۰
۳۲۰۷۶	مبین احمد	۳۴۳

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرو کہ دینی لحاظ سے تمہاری اگلی نسل پچھلی نسل سے زیادہ بہتر ہو

قومیں اپنے تنزّل کے وقت بھی اچھا کام کر لیتی ہیں لیکن ترقی کے وقت تو ان سے بہت اچھے کام کی امید ہوتی ہے

فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دنیا میں اچھا کام کرنا اور اچھے سے اچھا کام کرنا یہ بہت فرق رکھنے والی چیزیں ہیں۔ قومیں اپنی ترقی کے وقت بھی اچھا کام کرتی ہیں اور قومیں اپنے تنزل کے وقت بھی اچھا کام کرتی ہیں۔ مگر قومیں اپنے تنزل کے وقت اچھا کام کرتی ہیں اور ترقی کے وقت اچھے سے اچھا کام کرتی ہیں۔ ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان کا اگلا قدم اس کے پچھلے قدم سے آگے پڑے کسی قوم کی ترقی کسی ایک نسل کیساتھ وابستہ نہیں ہوتی بلکہ اس کی ترقی اس کی کئی نسلوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ تو اس کے ہر فرد کو یہ مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اگلی نسل پچھلی نسل سے زیادہ اچھی ہو۔ اگر اگلی نسل پچھلی نسل سے اچھی نہ ہو۔ تو اس کا قدم آگے کی طرف نہیں اٹھ سکتا۔ درحقیقت مسلمانوں کی تباہی کا بڑا موجب یہی ہوا کہ ماضی کو حال سے کاٹ دیا گیا اور مستقبل کے متعلق انہیں ناامید کر دیا گیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ ماضی اپنی بنیادوں پر قائم ہے آئندہ آنے والا کوئی شخص اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا بہرحال ہمیں اپنے اعمال سے اور اپنے طریق سے ایسے کاموں سے احتراز کرنا چاہیئے اور نوجوانوں میں ہمیشہ یہ روح پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ پہلوں سے روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ بننا نہ بننا الگ بات ہے لیکن کم از کم اس طرح دماغ تو اونچا رہتا ہے یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص اتنی ترقی نہ کر سکے کہ وہ پہلوں سے بڑھ جائے مگر اسے نیچا کرنے میں اس کی مدد ہم کیوں کریں ہم یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو درجہ حاصل ہے وہ ہر شخص سمجھتا ہے۔ لیکن آپ کے درجہ کے متعلق سب سے پہلا مضمون جو میں نے لکھا اور وہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہوا اسے پڑھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا۔ میاں تمہارا مضمون تو اچھا ہے مگر اسے پڑھ کر ہمارا دل خوش نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا ہمارے بھیرہ کی ایک مثال ہے کہ اونٹ چالی تے ٹوڈا بتالی۔ یعنی اونٹ کی تو چالیس روپے قیمت ہے اور اس کے بچہ کی بیالیس روپے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا بات ہے اونٹ کی قیمت تو بہرحال ایک بچے سے زیادہ ہونی چاہیئے بیچنے والے نے کہا۔ اونٹ کے بچہ کی قیمت اسلئے زیادہ ہے کہ یہ اونٹ بھی ہے اور اونٹ کا بچہ بھی۔ یہ مثال دیکر آپ فرمانے لگے۔ میاں ہم تو امید رکھتے تھے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بڑھ کر مضمون لکھو گے لیکن ہماری یہ امید پوری نہیں ہوئی ہمارے ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن ایک بڑی پوزیشن تسلیم کی جاتی ہے۔ لیکن میرے اندر ہمت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مجھے یہ بات کہنے سے بھی نہ ڈرے کہ تمہیں مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر مضمون لکھنا چاہیئے تھا۔ پس میرے نزدیک کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم اپنے کاموں میں اولوالعزمی قائم نہ رکھیں اسلام میں کوئی پریسٹ ہڈ یا مولویت نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہر ایک کے لئے رستہ کھلا ہے پس ہمیں نوجوانوں میں یہ احساس پیدا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کبھی بھی یہ نہ سمجھیں کہ وہ پہلوں سے بڑھ نہیں سکتے پس اپنے اندر حقیقی روحانیت اور خدا تعالیٰ کا سچا عشق پیدا کرو اور راستہ میں کسی بڑی سے بڑی مشکل اور مصیبت کی بھی پروا نہ کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اے رسول! تو ان لوگوں سے کہدے کہ اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا۔ تو تم پیچھے رہ جاتے اور میں اس پر ایمان لے آتا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں۔ تم نے صرف ایک جھوٹا بیٹا بنا لیا ہے۔ اگر مسیح فی الواقعہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہوتے تو سب سے پہلے میں ان پر ایمان لاتا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیا کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے آپ کے ساتھ آپ کے ایک بڑے مخلص مرید بھی تھے جن کو آپ کا اپنے بعد خلیفہ بنانے کا ارادہ تھا۔ اور ان کے علاوہ آپ کے اور بھی مرید تھے۔ رستہ میں آپ کو ایک خوبصورت بچہ نظر آیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور اس بچہ کو بوسہ دیا۔ آپ کو بوسہ دیتے دیکھکر آپ کی نقل میں آپ کے مریدوں نے بھی اس بچہ کو بوسہ دینا شروع کر دیا۔ مگر وہ بڑے مرید جن کو آپ کا اپنے بعد خلیفہ بنانے کا ارادہ تھا وہ ایک طرف کھڑے رہے اور انہوں نے بوسہ دینے میں آپ کی اتباع نہ کی۔ جب آگے چلے تو دوسرے مریدوں نے آپس میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں کہ یہ بڑا مخلص بنا پھرتا ہے۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاء نے اس بچہ کو بوسہ دیا۔ مگر اس نے آپ کی اتباع نہیں کی۔ وہ چپ رہے اور کوئی جواب نہ دیا کچھ دور آگے گئے تو ایک بھڑبھونجا دانے بھون رہا تھا۔ اس نے آگ میں پتے ڈالے تو ایک شعلہ اونچا ہوا۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ آگے بڑھے اور آگ میں منہ ڈال کر اسے چوم لیا۔ اس پر وہ مرید بھی آگے بڑھا اور اس نے بھی آگ کو چوم لیا اور باقی مریدوں کو اشارہ کیا کہ وہ بھی آگ کو چومیں۔ مگر وہ سب پیچھے ہٹ گئے اور ان میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا۔ پہلے تو ایک بچہ ملا تھا اور وہ خوبصورت لگا جب حضرت نظام الدین نے اسے بوسہ دیا۔ تو آپ کی اتباع میں انہوں نے بھی اسے چوم لیا۔ مگر یہاں تو داڑھی اور بالوں کے جل جانے کا خطرہ تھا۔ اسلئے وہ یہاں آپ کی نقل کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ حالانکہ اگر سچا عشق ہو تو انسان ہر قسم کے خطرات میں اپنے آپ کو جھونک دیتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تو ان لوگوں سے کہدے کہ اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا تو مجھے کیا انکار ہو سکتا ہے۔ میں اس پر ایمان لے آتا۔ میں تو اس خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا اسلئے انکار کرتا ہوں کہ اس کا کوئی بیٹا ہو ہی نہیں سکتا۔"

(مشعل راہ صفحہ ۶۱۳ تا ۶۱۵)

فضل عمر ماڈل ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا شاندار نتیجہ

فضل عمر ماڈل ہائی سکول ربوہ کے ہائی سکول بننے کے بعد اس سال پہلی دفعہ سکول کی ۹ طالبات میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئیں جن میں سے ۸ اعلیٰ نمبر لیکر کامیاب ہوئیں پانچ طالبات نے فرسٹ ڈویژن اور دو نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ سکول کی ایک طالبہ عزیزہ ناصرہ صبیحہ ۷۱۵/۹ نمبر لیکر ربوہ کے دونوں گرلز سکولوں میں اوّل آئیں۔

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے

نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ
ناصرہ صبیحہ	۷۱۵/۹ اوّل	نورین	۳۵۰
تقیہ حی	۶۸۱ دوم	زاہدہ پروین	۴۸۲
تسنیم نگہت	۶۵۶ سوم	طاہرہ ملک	۴۳۲
امۃ النصیر باجوہ	۶۲۵	عذرا اسلام کمپارٹمنٹ جنرل سائنس	
خالدہ سعید	۵۹۵	سوشل سٹڈیز	

(ہیڈ مسٹرس)

(نتیجہ امتحان میٹرک بقیہ صفحہ ۵)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۲۰۷۷	محمد جمیل	۴۹۲
۳۲۰۷۸	رحمت علی	۴۷۴
۳۲۰۷۹	اعجاز حسین	۵۳۰
۳۲۰۸۰	کریم احمد خاں	۵۷۸
۳۲۰۸۲	نفیس الدین	۳۳۴
۳۲۰۸۳	خلیل الرحمان	۳۹۴
۳۲۰۸۴	مبشر احمد	۴۶۴
۳۲۰۸۵	منیر احمد	۴۲۸
۳۲۰۸۶	بشارت احمد	۳۳۹
۳۲۰۸۷	محمد ارشد	۴۰۰
۳۲۰۸۸	محمد مرزا	۴۶۷
۳۲۰۸۹	وسیم احمد انور	۴۰۵
۳۲۰۹۰	طارق عبداللہ	۳۶۱
۳۲۰۹۲	عابد حسین	۴۰۹

(ہیڈ ماسٹر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴